ناصؔر کاظمی

(1925ء – 1972ء)

ناصر رضا کاظمی نام، ناصؔر تخلّص تھا۔ ان کی پیدائش انبالہ میں ہوئی۔ سینتالیس برس کی عمر میں اُن کا انتقال ہوگیا۔ اُن کی غزلوں کے شعری مجموعے ’برگِ نَے‘ (1954ء) اور ’دیوان‘ (1957ء) ہیں۔ تیسرا مجموعہ ’پہلی بارش‘ انتقال کے بعد 1975ء میں شائع ہوا۔ ان کی دو نثری کتابیں بھی ہیں، ایک ان کی ڈائریوں کا مجموعہ ’ناصر کاظمی کی ڈائری‘ اور دوسرا ان کے مضامین کا مجموعہ ’خشک چشمے کے کنارے‘۔ وہ ’اوراقِ نَو‘ اور ’ہمایوں‘ کے مدیر بھی رہے۔

ناصؔر کاظمی جدید غزل کے نمائندہ شاعر ہیں۔ اُن کی غزلیں اپنے دھیمے لہجے، دبے دبے دَرد اور جدید طرزِ احساس کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ وہ اکثر ایسے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں جو غزلیہ شاعری میں عام نہیں تھے۔ ناصؔر کاظمی کے کلام میں بے حد تازگی ہے۔ اُنھوں نے اُردو غزل کی داخلیت اور دروں بینی کو اپنے عہد کی عام اداسی کا ترجمان بنایا ہے۔

غزل

تِرے خیال سے لَو دے اُٹھی ہے تنہائی — شبِ فراق ہے یا تیری جلوہ آرائی
تُو کس خیال میں ہے منزلوں کے شیدائی — اُنھیں بھی دیکھ، جنھیں راستے میں نیند آئی
رہِ حیات میں کچھ مرحلے تو دیکھ لیے — یہ اور بات تری آرزو نہ راس آئی
یہ سانحہ بھی محبّت میں بارہا گُزرا — کہ اس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی
کُھلی جو آنکھ تو کچھ اور ہی سماں دیکھا — وہ لوگ تھے نہ وہ جلسے، نہ شہرِ رعنائی

پھر اُس کی یاد میں دل بے قرار ہے ناصؔر
بچھڑ کے جس سے ہوئی، شہر شہر رُسوائی

ناصؔر کاظمی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. منزلوں کے شیدائی کے لیے شاعر کا کیا مشورہ ہے؟
2. درجِ ذیل شعر میں شاعر نے کس لطیف احساس کی عکّاسی کی ہے؟

    یہ سانحہ بھی محبّت میں بارہا گزرا
    کہ اس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی

3. آنکھ کُھلنے کے بعد، شاعر نے کیا سماں دیکھا؟